

ترک پارلیمنٹ سے صدر او باما کا خطاب

۱۶ اپریل ۲۰۰۹ء

جناب اسپیکر، مادام ڈپٹی اسپیکر، معزز ممبران، یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس ایوان سے خطاب کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں دونوں ملکوں کے درمیان اتحاد اور دوستی مضبوط بنانے کا عزم رکھتا ہوں۔
صدر امریکہ کی حیثیت سے یہ میرا پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ میں نے لندن میں G20 سربراہ کانفرنس، اسٹراسبرگ میں نیٹو سربراہ کانفرنس اور پراگ میں یورپی یونین کی سربراہ کانفرنس میں شرکت کی ہے۔ بعض لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا، کیا آپ انقرہ اور استنبول بھی جائیں گے اور اس طرح دنیا کو کوئی پیغام دیں گے، تو میرا اُن کو جواب تھا: ہاں! (تالیاں)۔ ترکی نہایت اہم اتحادی ملک ہے۔ ترکی یورپ کا بڑا اہم حصہ ہے۔ ترکی اور امریکہ کو اکٹھے کھڑا ہونا چاہئے۔۔۔۔ اور اکٹھے کام کرنا چاہئے۔۔۔۔ موجودہ دور کے چیلنجوں پر تقابلاً پانے کے لئے۔

آج صبح مجھے ترک جمہوریہ کے عظیم بانی کے مقبرے پر جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ میں ان کے خوبصورت مقبرے سے بہت متاثر ہوا، جو ایک ایسی شخصیت کے لئے تعمیر کیا گیا ہے، جس نے تاریخ کا رخ بدل دیا۔ لیکن اس حقیقت کو بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ اتاترک کی زندگی کی عظیم ترین یادگار ایسی نہیں، جسے پتھر اور سنگ مرمر میں ڈھالا جاسکے۔ ان کا عظیم ورثہ ترکی کی مضبوط، فعال اور سیکولر جمہوریت ہے اور ان کا مشن یہ اسمبلی جاری رکھے ہوئے ہے! (تالیاں)۔

ترکی کے مستقبل کو محفوظ بنانا آسان نہیں تھا۔ اس کی ضمانت دینا آسان نہیں تھا۔ پہلی عالمی جنگ کے خاتمے پر ترکی غیر ملکی طاقتوں کے زیر نگیں آسکتا تھا، جو اس کے علاقے پر اپنا دعویٰ جتا رہی تھیں، یا وہ دوبارہ قدیم سلطنت بحال کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ لیکن ترکی نے ایک مختلف مستقبل کا انتخاب کیا۔ ترکی نے خود کو غیر ملکی تسلط سے آزاد کرایا اور ایک ایسی جمہوریہ کی بنیاد رکھی، جسے امریکہ سمیت پوری دنیا عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اس داستان میں ایک بڑی سادہ حقیقت پوشیدہ ہے: ترکی کی جمہوریت آپ کی اپنی حاصل کردہ ہے۔ یہ جمہوریت باہر سے مسلط نہیں کی گئی اور نہ ہی یہ آسانی سے حاصل ہوئی ہے۔ اس کے لئے جدوجہد کرنا پڑی اور قربانیاں دینا پڑیں۔ ترکی کی طاقت کاراز اس کی ماضی کی کامیابیوں اور اس کی ہر نسل کے لوگوں کی مسلسل جدوجہد میں پنہاں ہے۔

میرے ملک کی جمہوریت کی بھی اپنی ایک تاریخ ہے۔ وہ جرنیل، جس نے امریکی انقلاب کی قیادت کی اور جو پہلا صدر منتخب ہوا، دُنیا اُسے جارج واشنگٹن کے نام سے جانتی ہے، اور آپ کی طرح ہم نے بھی اپنے بابائے قوم کے لئے ایک عظیم یادگار تعمیر کر رکھی ہے۔۔۔۔ یہ ایک سربفلک مینار ہے، جو دارالحکومت کے وسط میں ایستادہ ہے اور واشنگٹن کے نام سے منسوب ہے۔ میں ہر روز وائٹ ہاؤس کے اپنے دفتر کی کھڑکی سے اس یادگار کا نظارہ کرتا ہوں۔ اس یادگار کی تعمیر میں کئی عشرے صرف ہوئے۔ تعمیراتی کام میں تاخیر بھی ہوتی رہی۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے اس عمارت کو ایک جذبہ عطا کرنے والی یادگار کے طور پر تیار

کرنے کے کام میں حصہ لیا۔ اس کے لئے دنیا بھر کے دوست ہماری مدد کو آئے اور انہوں نے جارج واشنگٹن اور اس کے قائم کردہ ملک کو اپنے اپنے انداز میں نذرانہ پیش کیا۔

اس طرح کانڈرانہ استنبول سے بھی آیا تھا۔ سلطان عبدالجید نے سنگ مرمر کی ایک تختی بھیجی تھی، جو یادگار واشنگٹن کی تعمیر میں استعمال ہوئی۔ اس تختی پر ایک نظم تحریر تھی، جو ان سادہ الفاظ سے شروع ہوتی ہے: ”دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کے رشتے مضبوط بنانے کے لئے“۔ سنگ مرمر پر ان الفاظ کو کندہ ہوئے 150 سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے اور دونوں ملکوں میں کئی تبدیلیاں بھی آچکی ہیں، لیکن ہماری دوستی آج بھی مضبوط و مستحکم اور ہمارا اتحاد آج بھی قائم و دائم ہے۔

دونوں ملکوں کی یہ دوستی دوسری عالمی جنگ کے بعد اس وقت خوب پھولی پھلی، جب صدر ٹرومین نے ترکی کی آزادی اور خود مختاری کی حفاظت کرنے کا عہد کیا اور ترکی نے نیٹو میں شمولیت اختیار کی۔ ترک فوجی ہمارے فوجیوں کے ہمراہ کوریا سے لیکر کوسوو اور کابل تک ہر جگہ شانہ بشانہ خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ہم دونوں نے مل کر سرد جنگ کا مقابلہ کیا۔ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح سائنس اور تحقیق کے میدانوں میں بھی تعاون بڑھ رہا ہے۔

دونوں ملکوں کے عوام کے تعلقات میں گہرائی پیدا ہوئی ہے اور بڑی تعداد میں ترک نژاد امریکی، امریکہ میں کام کر رہے ہیں اور کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ باسکٹ بال کے شوقین کی حیثیت سے میں جانتا ہوں کہ ہیدو ترک اوگلو اور مہمت اوکر باسکٹ بال میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ (تالیاں)۔

امریکہ اور ترکی میں ہمیشہ ہر بات پر اتفاق رائے نہیں رہا۔ یہ ایک فطری بات ہے۔ ملکوں کے مابین اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں، لیکن ہم نے گزشتہ 60 سال کے دوران کئی چیلنجوں کا مل کر مقابلہ کیا ہے۔ ہمارے اتحاد کی قوت اور دوستی کی پائیداری کی وجہ سے دونوں ملک پہلے سے زیادہ مضبوط ہیں اور دنیا پہلے سے زیادہ محفوظ ہے۔

آج دونوں جمہوری ملکوں کو کئی نئے چیلنجوں کا سامنا ہے، مثلاً اقتصادی بحران، جو کسی ایک ملک تک محدود نہیں؛ انتہا پسندی، جو بے گناہ عورتوں، مردوں اور بچوں کی خون کی پیاسی ہے؛ تو انسانی کی قلت، موسمیاتی تبدیلیاں، خوفناک ہتھیاروں کا پھیلاؤ اور المناک جنگوں کی موجودگی۔

یہ ہماری نئی صدی کے بڑے امتحان ہیں۔ ہم جو راہیں منتخب کریں گے، اس سے اس بات کا تعین ہوگا کہ مستقبل خوف میں گہرا ہوگا یا آزادی کی دولت سے مالا مال۔ غربت میں جکڑا ہوگا یا خوشحالی سے ہمکنار ہوگا۔ انتشار کا دور دورہ ہوگا یا منصفانہ، محفوظ اور دیر پا امن قائم ہوگا۔

ایک بات یقینی ہے۔ کوئی ملک تنہا ان چیلنجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان چیلنجوں پر قابو پانا تمام ملکوں کے مفاد میں ہوگا۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کی بات سنیں اور متفقہ لائحہ عمل تیار کریں۔ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم باہمی اعتماد مضبوط بنائیں اور اختلافات سے بالاتر ہو کر سوچیں۔ اگر ہم مل کر کام کریں گے تو ہماری قوت بڑھے گی۔ میں اپنے یورپ کے موجودہ دورے میں

یہی پیغام لے کر ہرجگہ گیا ہوں۔ یہی وہ پیغام ہے، جو میں نے آپ کے صدر اور وزیر اعظم تک بھی پہنچایا ہے۔ امریکہ بھی طرز عمل اختیار کرے گا۔

امریکہ اور ترکی G20 کے ساتھ مل کر غیر معمولی اقتصادی بحران کے مقابلے کے لئے غیر معمولی اقدامات کر رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ دنیا کی بڑی معیشتیں مربوط اور ٹھوس اقدامات کریں تاکہ پیداوار بڑھے، قرضوں کی فراہمی بحال ہو، غیر ضروری صنعتی پابندیاں ختم ہوں، ترقی پذیر ملکوں کا اور ان لوگوں کا ہاتھ بٹایا جائے، جو معاشی بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور نگرانی کے نظام کی اصلاح کی جائے تاکہ ایسا بحران دنیا میں پھر پیدا نہ ہو۔

امریکہ اور ترکی اپنے عوام کی خوشحالی کے لئے کئی مواقع تلاش کر سکتے ہیں۔ ترک صدر اور میں نے آج صبح دو طرفہ اقتصادی اور تجارتی تعلقات بڑھانے پر بات چیت کی ہے۔ توانائی کی پیداوار بڑھا کر روزگار کے وسیع مواقع پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ ہم نئے وسائل پیدا کر کے غیر ملکی توانائی پر انحصار ختم کر سکتے ہیں؛ بلکہ ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات پر بھی قابو پاسکتے ہیں۔ ہمیں ماحول دوست ٹیکنالوجی فنڈ کو زیادہ فعال بنانا ہوگا تاکہ ترکی میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری بڑھے۔ امریکہ ترکی اور یورپ کی منڈیوں کو مضبوط بنانے کے لئے ترکی کی مدد جاری رکھے گا، کیونکہ مشرق و مغرب کے درمیان تیل اور قدرتی گیس کی ترسیل کے لئے ترکی کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔

مشترکہ جمہوری نظام رکھنے کی بدولت اور نیٹو کے اتحادی کی حیثیت سے ترکی کی سلامتی یورپ اور امریکہ کے ساتھ وابستہ ہے اور اقتصادی تعاون اس سلامتی کو مزید تقویت دے گا۔ لہذا 21 ویں صدی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ایک ایسے یورپ کی تعمیر کرنا ہوگی، جو حقیقی طور پر متحد، پُر امن اور آزاد ہو۔

میں ایک بات واضح کر دوں: امریکہ اس بات کی پُر زور تائید کرتا ہے کہ ترکی کو یورپی یونین کی رکنیت ملنی چاہئے۔ (تالیاں)۔ ہم یورپی یونین کے ممبر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ترکی اور یورپ دونوں کے قریبی دوستوں کی حیثیت سے بات کر رہے ہیں۔ ترکی یورپ اور امریکہ کا ایک پُر عزم اتحادی اور ذمہ دار شراکت دار ملک ہے۔ یورپ کے ساتھ ترکی کے رشتے صرف باسفورس کے پُل تک محدود نہیں۔ یورپ اور ترکی صدیوں کی مشترکہ تاریخ، ثقافت اور تجارتی روابط رکھتے ہیں۔ یورپ کی گونا گوں نسلیں، روایات اور عقائد یورپ کی کمزوری نہیں بلکہ طاقت کا سرچشمہ ہیں اور یورپی یونین میں ترکی کی شمولیت یورپ کی بنیادوں کو اور زیادہ وسعت اور توانائی بخشنے گی۔

ترکی پر بھی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ترکی نے یورپی یونین کی رکنیت حاصل کرنے کی طرف اہم پیشرفت کی ہے۔ مجھے معلوم ہے ترکی کو مشکل سیاسی اصلاحات کرنا پڑی ہیں۔ یہ اصلاحات نہ صرف یورپی یونین کی رکنیت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں بلکہ یہ خود ترکی کے مفاد میں بھی ہیں۔

گزشتہ کئی سال کے دوران آپ نے اہم اصلاحات کی ہیں: سیکورٹی عدالتیں ختم کر دی ہیں۔ وکیل کرنے کے حق میں

توسیع کی ہے۔ ضابطہ تعزیرات کی خامیاں دور کی ہیں اور ایسے قوانین کو مضبوط بنایا ہے جو اخبارات اور جلسے جلوس کی آزادی کے لئے ضروری ہیں۔ آپ نے گُرد زبان میں تعلیم حاصل کرنے اور گُرد نشریات پر عائد پابندیاں بھی اٹھالی ہیں۔ آپ نے ایک نیا سرکاری گُرد ڈی وی اسٹیشن قائم کیا ہے، جسے دنیا تحسین کی نظر سے دیکھتی ہے۔

ان اصلاحات کے لئے جو نئے قوانین مرتب کئے گئے ہیں، ان پر حقیقی معنوں میں عمل ہونا چاہئے اور جو نیا ماحول پیدا ہوا ہے، وہ برقرار رہنا چاہئے، کیونکہ جمہوریت جمود کا نام نہیں، یہ آگے کی طرف بڑھتے رہنے کا نام ہے۔ مذہب اور اظہار رائے کی آزادی ایک فعال اور جاندار سول سوسائٹی کو جنم دیتی ہے۔ اس سے ریاست کو استحکام ملتا ہے۔ حلقی مدرسہ کھولنے جیسے اقدامات سے ترکی کے اندر اور ترکی کے باہر اچھا تاثر پیدا ہوگا۔ قانون کی حکمرانی سے لازوال وابستگی، وہ واحد راستہ ہے، جو ”انصاف سب کے لئے“ کے مقصد کے لئے سازگار ماحول پیدا کرتا ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ سے کسی بھی معاشرے کو اپنے تمام شہریوں کی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

میں یہ بات ایک ایسے ملک کے صدر کی حیثیت سے کر رہا ہوں، جہاں کچھ عرصہ پہلے تک مجھ جیسی رنگت کے لوگوں کے لئے صدر بننا تو گُج، ووٹ کا حق استعمال کرنے میں بھی مشکلات درپیش تھیں۔ لیکن تبدیلی کے اندر وہ صلاحیت موجود ہے، جو ہمیں قوت بخشتی ہے۔ اگر ہم جمہوری بنیادوں کو پروان چڑھاتے رہیں تو ہر چیلنج کا زیادہ آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسا کام ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اسی مقصد کے پیش نظر ہم نے حال ہی میں گوانتانامو بے کا قید خانہ بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے ہر قسم کی ایذا رسانی کی ممانعت کر دی ہے، کسی قسم کی شرط یا استثنیٰ کے بغیر۔ ہم سب کو بدلنا ہوگا۔ بعض اوقات یہ عمل تکلیف دہ ہوتا ہے، لیکن اس سے گریز نہیں کیا جانا چاہئے۔

ایک اور مسئلہ جو تمام جمہوری ممالک کو درپیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے ماضی کے ساتھ کیسے نبرد آزما ہوں، ریاست ہائے متحدہ امریکہ ابھی تک اپنی تاریخ کے بعض تاریک پہلوؤں سے نمٹنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ واشنگٹن مانومنٹ کے سامنے ابراہام لنکن کی یادگار ایستادہ ہے۔ جنھوں نے جارج واشنگٹن کے انقلاب کے بعد لوگوں کو غلامی سے نجات دلائی تھی۔ ہمارا ملک آج بھی غلامی اور نسلی امتیاز کے تلخ ماضی اور امریکہ کے اصل باشندوں کے ساتھ روار کھے جانے والے ناروا سلوک کے اثرات سے نکلنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

انسان کی جو بھی سعی اور کوشش ہوتی ہے اس میں فطری طور پر کوئی نہ کوئی کمی بہر حال رہ جاتی ہے۔ بسا اوقات تاریخ کا سبق نامکمل لیکن دردناک ہوتا ہے اور اس کا بوجھ ناقابل برداشت محسوس ہوتا ہے۔ بہتر مستقبل کا حصول صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہر ملک اپنے ماضی سے سبق سیکھے۔

میں جانتا ہوں کہ اس ایوان میں 1915ء کے دردناک واقعات کے بارے میں بہت شدید جذبات پائے جاتے ہیں اور یہاں میرے خیالات کے بارے میں تفصیل سے اظہار خیال بھی کیا گیا ہے دیکھنا یہ ہے کہ ترکی اور آرمینیا کے عوام اپنے ماضی سے

کیسے عہدہ براء ہوتے ہیں۔ دونوں ملکوں کے عوام کے لیے بہترین لائحہ عمل یہ ہوگا کہ وہ کھلے دل و دماغ اور دیانت داری کے ساتھ تعمیری انداز میں ماضی کی غلطیوں سے سیکھتے ہوئے آگے بڑھیں۔ ہم ترکی اور آرمینیا کے راہنماؤں کی طرف سے تاریخی اور جرات مندانہ اقدامات کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ یہی روابط ایک اچھے مستقبل کی نوید ثابت ہو سکتے ہیں۔ سرحدیں کھول دینے سے آرمینیا اور ترک عوام پر امن بقائے باہمی کے نظریے پر کاربند رہتے ہوئے ترقی اور خوشحالی کی نئی منزلیں سر کر سکیں گے۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ ترکی اور آرمینیا کے باہمی تعلقات کو مکمل طور پر معمول پر لانے کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل رہے گا۔

میں ترکی کی قیادت پر واضح کر چکا ہوں کہ ترکی اس خطے کا واحد ملک ہے جس کے کوہ قاف کے جنوب میں واقع تمام ممالک کے ساتھ پر امن اور دوستانہ تعلقات ہیں اور امن کے فروغ کی خاطر آپ نوگورنوکاراباخ کے دیرینہ تنازعے کو حل کرنے میں اپنا تعمیری کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مشرقی بحیرہ روم کے تنازعات بھی امن کی ایسی ہی کوششوں کے منتظر ہیں۔ اس سلسلے میں امید کی ایک کرن نظر آ رہی ہے کیونکہ قبرص کے دونوں راہنما اقوام متحدہ کے زیر اہتمام مذاکرات کے عمل کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

امریکہ قبرص کو دو خطوں اور دو قومیتوں پر مشتمل ایک وفاق کی صورت میں متحد کرنے اور پائیدار امن قائم کرنے کی کوششوں کو کامیاب کرنے کے لیے ہر ممکن تعاون کرنے کو تیار ہے۔

ترکی ایک اہم خطے میں واقع ہے اور جب ہم اپنے سامنے درپیش مسائل اور چیلنجز کو دیکھتے ہیں تو یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ دونوں ممالک کے مقاصد ایک ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں ہمارا مقصد اسرائیل اور اس کے ہمسایہ ممالک کے درمیان دیرپا امن کا قیام ہے یہاں مجھے وضاحت کرنے دیجئے، کہ امریکہ اس خطے میں اسرائیل اور فلسطین دو ایسے ممالک کے قیام کے نظریے پر پختہ یقین رکھتا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ امن و سلامتی کے ساتھ رہ سکیں۔ تمام فلسطینی اور اسرائیلی عوام کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے منصف مزاج لوگ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے حامی ہیں۔

اینا پولس میں ہونے والے معاہدے میں تمام فریقین نے اس مقصد کے حصول کے روڈ میپ پر اتفاق رائے کیا تھا۔ امریکہ کے صدر کی حیثیت سے میں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سرگرمی سے مصروف عمل رہوں گا۔

ہم جانتے ہیں کہ ہماری راہ میں بہت سی روکاوٹیں ہیں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں دونوں کو ایسے اقدامات کرنا ہوں گے جو باہمی اعتماد بحال کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ دونوں کو اپنے وعدوں کا پاس رکھنا ہوگا دونوں ممالک کو دونوں جذبات میں آنے کی دیرینہ پالیسی اور وقتی سیاسی اقدامات سے گریز کرتے ہوئے دیرپا امن کے قیام کے لیے ٹھوس پیش رفت کرنا ہوگی۔

اس سلسلے میں امریکہ اور ترکی فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کی بھرپور مدد کر سکتے ہیں امریکہ کی طرح ترکی بھی اسرائیل کا دوست ہے اور امن کی تلاش میں اس بھرپور ساتھ دیتا رہا ہے۔ اور امریکہ کی طرح آپ بھی چاہتے ہیں کہ فلسطینیوں کو امن کی اپنی

شناخت اور اپنا ملک مل جائے اس لیے اب ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے مایوسی اور بد اعتمادی سے گریز کرنا ہوگا۔ ہمیں آگے بڑھنے کے لیے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرنا چاہئے۔ بالکل اسی طرح سے جس طرح کہ آپ نے اسرائیل اور شام مذاکرات کی راہ ہموار کرنے میں مدد دی تھی۔

ہمیں مشکلات میں گھرے ہوئے فلسطینیوں کے ارادوں کو مضبوط بنانے کے لیے ان کی ہر ممکن مدد کرنی چاہئے ہمیں سلامتی کے حوالے سے اسرائیل کے خدشات کا احترام کرتے ہوئے دہشت گردی کی مذمت کرنا ہوگی۔

اگر ایران ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کا خیال چھوڑ دے تو اس خطے میں امن کو مزید فروغ حاصل ہو سکے گا میں نے کل پراگ میں بھی یہ بات کہی تھی کہ ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ ترکی سمیت کسی بھی ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔

ترکی ایک ایسے خطے میں واقع ہے جو مسائل اور مشکلات سے پر ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ اس خطے اور ترکی کے حق میں ہرگز نہیں ہے۔ دنیا کا یہ علاقہ ضرورت سے زیادہ کشیدگی اور جنگ و جدل کی آماجگاہ بن رہا ہے۔ یہاں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات بھی زوروں پر ہیں۔ اس لیے یہاں سب سے زیادہ تباہ کن ہتھیار کے حصول کی کوششیں بلا ضرورت ہیں۔

میں نے اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور عوام پر واضح کر دیا ہے کہ امریکہ باہمی احترام کی بنیاد پر مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے ایران کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کا خواہاں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایران اقوام عالم میں اپنا کردار فعال انداز میں ادا کرے، ایران ایک عظیم تہذیب رکھنے والا ملک ہے، ہم اس کے ساتھ ایسے اقتصادی اور سیاسی روابط استوار کرنا چاہتے ہیں جو امن و سلامتی اور خوشحالی کے ضامن ہوں لیکن ایرانی راہنماؤں کو ہتھیار بنانے اور اپنے عوام کے لیے ایک بہتر مستقبل میں سے بہر حال ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔

ترکی اور امریکہ ایک محفوظ اور متحد عراق کے حامی ہیں جہاں دہشت گردوں کو پھینپنے کا موقع نہ مل سکتا ہو، میں جانتا ہوں کہ جنگ کے حوالے سے اختلاف رائے موجود ہے میرے اپنے ملک میں اس حوالے سے بہت سی آراء ہیں لیکن اب ہمیں مل جل کر اس جنگ کا جو اپنے کندھوں سے اتارنا ہوگا کیونکہ عراق کا مستقبل اس پورے خطے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ میں پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں اور آپ میں سے بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ آئندہ اگست کے آخر تک امریکہ اپنے جنگجو دستے عراق سے نکال لے گا اور امن و سلامتی کی ذمہ داری عراقی حکومت کے حوالے کر دی جائے گی اور ہم عراق، ترکی اور ان کے تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ مذاکرات کا ایسا سلسلہ شروع کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعے تمام اختلافات ختم کئے جاسکیں اور باہمی امن و سلامتی کا مقصد حاصل کیا جاسکے۔ ترکی، عراق اور امریکہ کو دہشت گردی کا خطرہ لاحق ہے اور ہمارے پاس غلطی کی گنجائش نہیں ہے

اس میں القاعدہ کے دہشت گرد بھی شامل ہیں جو عراقی عوام کو اپنے ساتھ ملا کر ان کا ملک تباہ کرنا چاہتے ہیں اس میں PKK بھی شامل ہے۔

کسی بھی ملک کے خلاف دہشت گردی کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے (تالیاں)

صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور نیٹو کے ایک اتحادی ہونے کے ناطے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ PKK یا کسی بھی گروہ کی دہشت گردانہ کاروائیوں کے خلاف آپ کو ہماری بھرپور حمایت حاصل رہے گی۔

ترکی اور عراق کی حکومتوں اور عراق کے کرد رہنماؤں کے درمیان تعاون کے فروغ کے ذریعے ہم ان کوششوں کو بار آور کر سکتے ہیں اسی طرح سے ترکی میں آباد کردوں کو جمہوریت کے ثمرات سے متمتع ہونے کا موقع دے کر اور انھیں علم کی روشنی سے مالا مال کر کے ترقی کی نئی منزلیں سر کی جاسکتی ہیں

ہم پاکستان اور افغانستان میں القاعدہ کو محفوظ پناہ گاہوں سے محروم کرنے کے مقصد میں مل جل کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیا اس خطے کو تباہی سے دوچار کرنے اور القاعدہ کے دہشت گردوں کو مزید حملوں کی منصوبہ بندی کے مواقع دینے میں بہت فراخ دلی دکھا چکی ہے۔ اسی وجہ سے ہم القاعدہ کو تباہ کرنے اور اسے شکست دینے کے لیے مربوط اور ٹھوس اقدامات کرنے کے لیے یکسو ہیں۔ ہم افغانوں کو اپنی قدیم دشمنیوں پر قابو پانے اور اپنے ملک کی سلامتی کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے کی تربیت دے رہے ہیں اس لیے ہم پاکستان اور افغانستان کے عوام کے لیے اپنی حمایت اور امداد میں اضافہ کر رہے ہیں تاکہ امن و سلامتی کے ساتھ ایک بہتر مستقبل کی طرف بڑھا جاسکے۔

ترکی ایک قابل اعتماد ساتھی رہا ہے آپ کی فوج انٹرنیشنل سیکورٹی اسسٹنس فورس کا ہراول دستہ تھی آپ نے اس راہ میں بیش بہا قربانیاں دی ہیں اب ہمیں اپنے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔ آپ کی طرف سے افغان سیکورٹی فورسز کو تربیت دینے اور اس سہولت کو پورے خطے تک پھیلانے کی پیش کش قابل ستائش ہے ہم پہلے کی طرح اب بھی مل جل کر اس چیلنج کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ گذشتہ چند برسوں میں بہت سی مشکلات سامنے آئی ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ امریکہ اور ترکی کے درمیان اعتماد کے رشتے کو دباؤ کا سامنا رہا ہے اور یہ دباؤ تمام مسلمان علاقوں میں بھی موجود رہا ہے۔ مجھے یہ بات کھل کر واضح کرنے دیجیئے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نہ تو اسلام کے خلاف برس پر پیکار ہے اور نہ ہی ہوگا (تالیاں) درحقیقت مسلمان دنیا کے ساتھ ہمارا اشتراک عمل نہ صرف شدت پسندی پر مبنی نظریات کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے بلکہ تمام لوگوں کو ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے لیے بھی لازمی ہے۔

شدت پسند نظریات کو تمام مذاہب کے ماننے والے مسترد کر چکے ہیں میں یہاں یہ بات ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کہ مسلمان برادری اور مسلمان دنیا کے ساتھ امریکہ کا اشتراک عمل صرف دہشت گردی کے مخالفت پر مبنی نہیں ہے ہم باہمی دلچسپی اور باہمی احترام کی بنیاد وسیع تر تعلق قائم کرنے کے لیے کوشاں ہیں ہم غلط فہمیوں کو دور کریں گے ایک دوسرے کے مفاد کو پیش نظر رکھیں گے اور آپ کی بات پر کان دھریں گے اختلاف رائے کی صورت میں بھی ہم ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں گے۔ اسلام کی تعلیمات صدیوں سے امریکہ سمیت پوری دنیا کی تشکیل میں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں اور ہم دل کی گہرائیوں سے

اسلام کی عالمگیر حقانیت کو سراہتے ہیں۔ امریکی مسلمان امریکہ کی شان ہیں مسلمان بے شمار امریکی خاندانوں کا حصہ ہیں اسی طرح سے کئی امریکی مسلمان اکثریتی ممالک میں رہ رہے ہیں یہ بات میں پورے وثوق سے کہہ رہا ہوں اس لیے کہ میں بھی انہی میں سے ہوں (تالیاں)

ہم ایک بہتر مستقبل کے لیے اپنے وعدوں کو عملی شکل میں ثابت کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر کامیابیاں سمیٹیں۔ علاج معالجے سے محروم لوگوں کی دیکھ بھال کرنا ہمارا نصب العین ہے ہم سرمایہ کاری اور تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تاکہ خوشحالی تمام لوگوں کا مقدر بن سکے۔

آنے والے مہینوں میں ان مقاصد کے حصول کے لیے میں ایک واضح حکمت عملی وضع کروں گا ہماری ساری توجہ پوری مسلمان دنیا کے لوگوں کو ساتھ لے کر چلنے اور مشترکہ امیدوں اور توقعات کو پورا کرنے پر مرکوز رہے گی اور جب لوگ پیچھے مڑ کر موجودہ وقت کو دیکھیں گے تو کہہ اٹھیں گے کہ امریکہ نے تمام لوگوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔

ایک قدیم ترک کہاوت ہے کہ آپ شعلوں کی مدد سے آگ نہیں بجھا سکیں گے۔ امریکہ اور ترکی دونوں یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو کبھی سمجھوتہ نہیں کریں گے انہیں طاقت کی زبان سے سبق سکھانا ضروری ہے لیکن انتہا پسندی کا جواب صرف طاقت ہی نہیں ہے اور نہ ہی طاقت کے استعمال سے ہمارے مسائل حل ہو سکیں گے۔ مستقبل تعمیر سوچ رکھنے والوں کا ہونا چاہئے نہ کہ تباہ کاروں کا۔ ہمیں مل جل کر اسی مستقبل کے حصول کے لیے کام کرنا ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ یہاں ترکی کے مستقبل پر مباحثہ کرنے کے خواہش مند بھی موجود ہیں وہ اپنے ملک کو برا عظموں کے سنگم پر اور تاریخ کے دھاروں میں محسوس کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہیں مختلف تہذیبیں اور لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، وہ مستقبل کی سمت کے بارے میں فکر مند ہیں، لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ جس چیز کو وہ سمجھ نہیں پائے ہیں وہ یہ ہے کہ ترکی کی عظمت کا راز اس کی جغرافیائی مرکزیت میں پوشیدہ ہے یہاں مشرق اور مغرب ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ قریب آتے اور ملتے ہیں

(تالیاں) یہی آپ کی ثقافت کا حسن ہے اور آپ کی تاریخ کا ایک سنہرے باب۔ جمہوریت آپ کی قوت اور ایک بہتر کل کی امید ہے۔ مجھے آپ کے ساتھ یہاں کھڑا ہونے پر فخر ہے ہم نے مل کر ایک شاندار مستقبل کی طرف بڑھنا ہے میں امریکہ کی طرف سے ایک پائیدار اور مستحکم دوستی کو پروان چڑھانے کے عزم کا اعادہ کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ (تالیاں) شکریہ، شکریہ